اللہ پرہیزگاروں کے ساتھ ہے

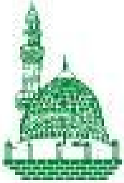

تقویٰ

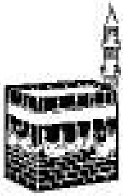

بانی و سرپرست اعلیٰ

حضرت مولانا محمد بشیر فاروق قادری

سیلانی ویلفیئر انٹرنیشنل ٹرسٹ

از قلم

مفتی محمد راشد القادری

اسلامک ریسرچ اسکالر و ممبر شریعہ بورڈ آف سیلانی ویلفیئر انٹرنیشنل ٹرسٹ

[illegible]

سیلانی ویلفیئر ٹرسٹ کے زیر اہتمام تمام دینی محافل کی FREE ALERT حاصل کرنے کے لئے

FOLLOW SAYLANIWELFARE لکھ کر 40404 پر (SMS) ایس ایم ایس کریں

اس کے بعد آپ کو حضرت مولانا محمد بشیر فاروق قادری صاحب کی تمام دینی محفلوں کی اطلاع ملتی رہے گی

آزاد پبلشرز ۵۶، اردو بازار کراچی

☎: 32631839, 32620178 FAX : (92-21) 32637638

E-mail : azadpublishers@gmail.com

website : www.azadpublishers.com

انتساب

ہم اس کتاب کو سرورِ دو جہاں شاہِ کون و مکاں ﷺ کی طرف منسوب کرتے ہیں اور اس کا ثواب بالخصوص سرکار ﷺ اور آپ ﷺ کی ساری امت کے لئے ایصال کرتے ہیں اور دعا کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ اس کتاب سے امتِ مسلمہ کو استفادہ کرنے کی توفیق عطا فرمائے اور ہمارے لئے ذریعہ نجات بنائے۔ آمین

جملہ حقوق بحق پبلشرز محفوظ ہیں

اس کتاب کے جملہ حقوق محفوظ ہیں اس کتاب کا کوئی حصہ الیکٹرانی، میکانی، فوٹو کاپی، ریکارڈنگ یا اور کسی طریقے یا شکل میں پبلشرز کی پیشگی اجازت کے بغیر نہ تو نقل اور نہ کسی طریقے سے محفوظ یا منتقل کیا جاسکتا ہے۔

کتاب ------ تقویٰ

بانی و سرپرستِ اعلیٰ -- حضرت مولانا محمد بشیر فاروق قادری

مؤلف ------ مفتی محمد راشد القادری

کتاب ڈیزائنگ -- سید ضمیر حسین

ٹائٹل ڈیزائنگ -- محمد راحیل عطاری

ناشر ------ آزاد پبلشرز 56 اُردو بازار کراچی

website : www.azadpublishers.com

تقریظ

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی رَحْمَۃٍ لِّلْعٰلَمِیْنَ

اَمَّا بَعْدُ!

اللہ تبارک وتعالیٰ کے فضل وکرم اور مصطفیٰ جانِ رحمت ﷺ کے صدقے وطفیل یہ کتاب بنام {تقویٰ} منظرِعام پر آرہی ہے۔

صاحبِ کتاب (مفتی محمد راشد القادری) نے تقویٰ کی حقیقت کو قرآن وحدیث کی روشنی میں بڑے اَحسن اور آسان انداز میں بیان کیا ہے، جو کہ قابلِ صد تحسین اور ذوقِ مطالعہ کی تسکین کے لئے کافی ہے۔

تقویٰ ہی وہ شئے ہے کہ سارے دینی ودنیوی فوائد وفضائل اسی سے وابستہ ہیں، جیسا کہ تنگ دستی سے نجات، غیبی رزق کا حصول، حق وباطل میں فرق کی قوت، خطاؤں کی معافی اور گناہوں کی بخشش، ہدایت، علم، ولایت، قُربِ الٰہی، جہنم سے نجات اور جنت کا وعدہ وغیرہ۔ میری تمام قارئین سے عرض ہے کہ اس کتاب کو اوّل تا آخر ایک بار ضرور بالضرور پڑھیں اس کی برکت سے اللہ کا ڈر اور خوف، اطاعت وعبادت، گناہوں سے بچنے اور پرہیزگار رہنے کا جذبہ بیدار ہوجائے گا۔ (ان شاء اللہ)

اللہ تعالیٰ اس کاوش کو اپنی بارگاہ میں قبول ومنظور فرمائے اور اس کے مصنف مفتی محمد راشد القادری کے علم، عمل اور عمر میں مزید برکتیں اور ترقیاں عطا فرمائے۔ اور اپنے پیارے حبیب کریم ﷺ، تمام انبیائے کرام علیہم السلام، صدیقین، شہداء وصالحین رضی اللہ عنہم اجمعین کے صدقے وطفیل ہمیں اپنے عقائد، اعمال واحوال کی اصلاح کرنے کی توفیق رفیق عطا فرمائے، اور اس کتاب کو ہمارے لیے ذریعۂ نجات بنائے۔ (آمین یارب العٰلمین)

العارض

فہرست

نمبر شمار	مضامین	صفحہ نمبر	نمبر شمار	مضامین	صفحہ نمبر
01	تقویٰ کا لغوی معنی:	05	31	تقویٰ ہر خوف و غم سے نجات کا باعث ہے:	21
02	تقویٰ کا عمومی معنی:	05	32	تقویٰ عذاب سے نجات کا باعث ہے:	21
03	تقویٰ کا شرعی و اصطلاحی معنی و مفہوم:	05	33	ایمان و تقویٰ حصولِ ثواب کا باعث ہے:	21
04	تقویٰ تین معنی میں استعمال ہوا ہے:	05	34	تقویٰ ہی قربانی کی قبولیت کا باعث ہے:	22
05	تقویٰ کی آسان تعبیر:	06	35	مطیع و متقی (فرمانبردار و پرہیزگار) کامیاب ہیں:	22
06	تقویٰ کیا ہے؟	06	36	تقویٰ معرفتِ حق کا ذریعہ ہے:	22
07	ایمان کے بغیر تقویٰ کا کوئی تصور نہیں:	07	37	تقویٰ لہو و لعب (کھیل کود) سے دوری کا نام ہے:	23
08	تقویٰ کے مراتب:	08	38	فضیلت صرف تقویٰ کی بنا پر ہے:	23
09	تقویٰ اور اس کی اقسام:	08	39	نیکی و تقویٰ کے معاملات میں مشورہ کا حکم:	24
10	تقویٰ کہاں ہوتا ہے:	10	40	تعمیراتِ مساجد میں بھی تقویٰ کا اعتبار ہے:	24
11	تقویٰ کا سب سے بڑا قاعدہ:	10		{قرآن مجید کی روشنی میں تقویٰ کے چند فضائل}	25
12	اللہ تعالیٰ کے نزدیک پرہیزگار کون ہیں؟	10		{احادیث مبارکہ کی روشنی میں تقویٰ کے چند فضائل}	28
13	متقین کی چند بڑی صفات:	11	41	عزت و شرافت تقویٰ ہے:	28
	{تقویٰ کے حصول والے اعمال و افعال}	12	42	تقویٰ دین و دنیا کی بھلائی ہے:	28
14	عبادتِ الٰہی حصولِ تقویٰ کا بہترین ذریعہ ہے:	12	43	سب سے زیادہ عزت والا متقی ہے:	29
15	کتاب اللہ کو تھامے رکھنا حصولِ تقویٰ کا ذریعہ ہے:	12	44	تقویٰ آخرت کا شرف ہے:	29
16	روزے رکھنا حصولِ تقویٰ کا ذریعہ ہے:	12	45	متقی لوگ سردار ہیں:	29
17	حدود اللہ کی حفاظت حصولِ تقویٰ کا ذریعہ ہے:	13	46	تقویٰ کا دین سے تعلق:	29
18	عہد و وعدہ وفا کرنا حصولِ تقویٰ کا ذریعہ ہے:	14	47	متقی کا مخصوص اعزاز:	30
19	نیکی و پرہیزگاری حصولِ تقویٰ کا ذریعہ ہے:	14	48	اللہ متقی سے محبت فرماتا ہے:	30
20	عدل و انصاف حصولِ تقویٰ کا ذریعہ ہے:	14	49	پوشیدہ تقویٰ والوں کی علامت:	30
21	صراطِ مستقیم پر چلنا حصولِ تقویٰ کا ذریعہ ہے:	15	50	تقویٰ کا حقیقی وزن:	31
22	راہِ ہدایت حصولِ تقویٰ کا ذریعہ ہے:	15	51	مومن کا تقویٰ تین باتوں سے ظاہر ہوتا ہے:	31
23	تقویٰ کامیابی کی چابی ہے:	15		{تقویٰ کے چند واقعات}	32
24	تین چیزوں سے ہٹ جانا تقویٰ کے خلاف ہے:	16	52	حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کا تقویٰ:	32
25	کافروں سے دوستی تقویٰ کے خلاف ہے:	17	53	حضرت سیدنا عمر فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کا تقویٰ:	32
26	دشمن سے مقابلہ صبر و تقویٰ کے بغیر ممکن نہیں:	17	54	حضرت سیدنا عثمان غنی رضی اللہ عنہ کا تقویٰ:	33
27	بھلائی و تقویٰ میں مدد کا حکم:	18	55	حضرت سیدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کا تقویٰ:	33
28	کتاب اللہ کی پیروی اور تقویٰ حصولِ رحمت کا ذریعہ ہے:	19	56	حضرت عمر بن عبد العزیز رحمۃ اللہ علیہ کا تقویٰ:	33
29	ادبِ مصطفیٰ ﷺ حقیقت میں حصولِ تقویٰ کا ذریعہ ہے:	19	57	بزرگوں کا تقویٰ:	39
30	تقویٰ کے سبب بخشش:	19	58	تقویٰ کے دینی و دنیوی فوائد، فضائل و برکات:	40

تقویٰ کا لغوی معنیٰ:

تقویٰ کی اصل {وَقِیٰ} ہے جو {وِقَایَۃ/ وَقَایَۃ} سے ماخوذ ہے۔ جس کا معنیٰ ہے بچنا/ بچانا، حفاظت کرنا/محفوظ رکھنا، خوف کرنا/ خوف رکھنا۔

تقویٰ کا عموی معنیٰ:

تقویٰ کا معنیٰ ہے: اللہ تعالیٰ کا خوف، پرہیزگاری، پارسائی، اپنے آپ کو گناہوں سے بچانا۔(۱)

تقویٰ کا شرعی واصطلاحی معنیٰ ومفہوم:

تقویٰ نفس کو خوف کی چیز سے بچانے کا نام ہے۔ شرعی اصطلاح میں تقویٰ کا معنیٰ یہ ہے کہ نفس کو ہر اس کام سے بچانا جسے کرنے یا نہ کرنے سے کوئی شخص عذاب کا مستحق ہو جیسے کفر وشرک، کبیرہ گناہوں، بے حیائی کے کاموں سے اپنے آپ کو بچانا، حرام چیزوں کو چھوڑ دینا اور فرائض کو ادا کرنا وغیرہ اور بزرگانِ دین نے یوں بھی فرمایا ہے کہ تقویٰ یہ ہے کہ تیرا رب تجھے وہاں نہ پائے جہاں اس نے منع فرمایا ہے۔(۲)

تقویٰ تین معنیٰ میں استعمال ہوا ہے:

حُجَّۃُ الْاِسْلَام حضرت سیِّدُنا امام محمد بن محمد غزالی رحمۃ اللہ علیہ (متوفی ۵۰۵ھ) فرماتے ہیں: قرآنِ مجید میں تقویٰ کا اطلاق تین معانی پر کیا گیا ہے: (۱) ڈر اور خوف (۲) اطاعت

---

(۱) فیروز اللغات (اردو)، ت۔ق، ص ۳۹۸

(۲) مدارک، البقرہ، تحت الآیۃ :، ص، خازن، البقرۃ، تحت الآیۃ :، ملتقطاً

وعبادت (۳) دل کو گناہوں سے پاک رکھنا اور یہی حقیقی تقویٰ ہے۔ (۱)

تقویٰ وہ شے ہے جو بندے کو اپنے پروردگار کی بارگاہ میں مکرم ومعزز بناتا ہے۔ ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

اِنَّ اَکْرَمَکُمْ عِنْدَ اللّٰهِ اَتْقٰکُمْ

بے شک اللہ کے یہاں تم میں زیادہ عزت والا وہ ہے جو تم میں زیادہ پرہیزگار ہے۔ (۲)

تقویٰ کی آسان تعبیر:

اللہ عزوجل کے احکام کی بجاآوری اور ممنوعات سے اجتناب کرکے اس کی ناراضی وعذاب سے بچنے کا نام تقویٰ ہے۔ اور تقویٰ کی آسان تعبیر یہ ہے کہ

اَنْ لَّا یَرَاکَ اللّٰهُ حَیْثُ نَھَاکَ وَلَا یَفْقِدُکَ حَیْثُ اَمَرَکَ

یعنی تیرا پروردگار تجھے وہاں نہ دیکھے جہاں جانے سے اس نے تجھے روکا ہے اور اس مقام سے غیر حاضر نہ پائے جہاں کا حکم ارشاد فرمایا ہے۔ (۳)

تقویٰ کیا ہے؟

خلیفۂ ثانی حضرت عمر فاروقِ اعظم رضی اللہ عنہ نے حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے تقویٰ کے متعلق سوال کیا کہ تقویٰ کیا ہے؟ تو جواب ملا کہ کیا کبھی آپ کو ایسی پگڈنڈی (تنگ راستہ) پر چلنے کا اتفاق ہوا ہے کہ جس کے دونوں جانب کانٹے دار جھاڑیاں ہوں؟

---

(۱) منہاج العابدین للغزالی، العائق الرابع النفس، ص ۵۹، ملخصاً

(۲) سورۃ الحجرات، آیت: ۱۳

(۳) الزواجر عن اقتراف الکبائر، ج ۲ / ص ۶

حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے جواب دیا۔ ہاں! حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: پھر آپ اس راستے سے کیسے گزرے؟ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں نے دونوں ہاتھوں سے اپنے دامن کو سمیٹا اور پوری احتیاط کے ساتھ چلنے لگا کہ کہیں کوئی کانٹا میرے کپڑے کو چاک نہ کردے۔ سیّدنا ابی بن کعب رضی اللہ عنہ نے جواب دیا کہ یہی تقویٰ ہے۔ (۱)

تقویٰ کا حق کیا ہے:

تقویٰ کا حق یہ ہے کہ صرف اللہ تبارک وتعالیٰ سے ڈرا جائے، اور اس کی محبت میں اس کی اطاعت کی جائے اور اس کے ڈر اور خوف کے باعث اس کی نافرمانی سے بچا جائے۔ بس اسی طرح زندگی گزرتی رہے حتیٰ کہ موت آجائے۔ یہی ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ حَقَّ تُقٰتِهٖ
وَلَا تَمُوْتُنَّ اِلَّا وَاَنْتُمْ مُّسْلِمُوْنَ ۝

اے ایمان والو! اللہ سے ڈرو جیسا اس سے ڈرنے کا حق ہے اور ضرور
تمہیں موت صرف اسلام کی حالت میں آئے۔ (۲)

ایمان کے بغیر تقویٰ کا کوئی تصور نہیں:

ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

وَاَلْزَمَهُمْ كَلِمَةَ التَّقْوٰى

اور پرہیزگاری کا کلمہ ان پر لازم فرمایا۔ (۳)

کلمۂ تقویٰ سے مراد { لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ } ہے۔ اس لیے

---

(۱) تفسیر ابن کثیر، سورۃ البقرۃ، تحت الآیۃ ۲

(۲) سورۃ آل عمران، آیت: ۱۰۲

(۳) سورۃ الفتح، آیت: ۲۶

پرہیز گاری ایمان واسلام کے ساتھ متصل ہے، جب تک ایمان نہیں تقویٰ نہیں۔

تقویٰ کے مراتب:

علماء نے تقویٰ کے مختلف مراتب بیان فرمائے ہیں جیسے کہ!

☆ عام لوگوں کا تقویٰ ایمان لا کر کفر سے بچنا ہے۔

☆ متوسط لوگوں کا تقویٰ احکام ربانی کی پیروی کرنا اور ممنوعات سے رکنا ہے۔

☆ اور خاص لوگوں کا تقویٰ ہر ایسی چیز کو چھوڑ دینا ہے جو اللہ تعالیٰ سے غافل کر دے۔(۱)

تقویٰ اور اس کی اقسام:

قرآن مجید کی اصطلاح میں تقویٰ کی دو قسمیں ہیں: ظاہری تقویٰ اور باطنی تقویٰ

ظاہری تقویٰ:

ظاہری تقویٰ کو جسمانی تقویٰ بھی کہا جاتا ہے، اس کا مدار اطاعت الٰہی اور اطاعتِ رسول ﷺ پر ہے، جیسا کہ ارشاد فرمایا گیا ہے:

فَمَنِ اتَّقٰى وَاَصْلَحَ فَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ○

تو جس نے اللہ اور رسول کی اطاعت کی ان پر نہ خوف ہے نہ وہ غمگین ہوں گے۔(۲)

اَلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَكَانُوْا يَتَّقُوْنَ○

ولی اللہ وہ ہیں جو ایمان لائے اور پرہیز گاری کرتے تھے۔(۳)

---

(۱) تفسیر جمل، البقرۃ، تحت الآیۃ: ۲، ج ۱، ص ۱۷

(۲) سورۃ الاعراف، آیت: ۳۵ (۳) سورۂ یونس، آیت: ۶۳

باطنی تقویٰ:

باطنی تقوی کو دلی تقویٰ بھی کہا جاسکتا ہے اور دلی تقویٰ اللہ تعالیٰ کے پیاروں اور ان سے نسبت رکھنے والی ہر شئے کی تعظیم و ادب کا نام ہے۔ یعنی بندہ جب تک اللہ کے پیاروں اور ان سے نسبت والے تبرکات کا دل سے قائل نہ ہو جائے باطنی تقویٰ کو پا نہیں سکتا۔

اسی بات کی وضاحت اس آیت مبارکہ سے ہوتی ہے ارشاد باری تعالیٰ ہے:

وَمَنْ يُّعَظِّمْ شَعَآئِرَ اللّٰهِ فَاِنَّهَا مِنْ تَقْوَى الْقُلُوْبِ ۝

جو کوئی اللہ کی نشانیوں کی تعظیم کرے تو یہ دل کی پرہیزگاری سے ہے۔(۱)

دوسرے مقام پر ارشاد فرمایا:

وَمَنْ يُّعَظِّمْ حُرُمٰتِ اللّٰهِ فَهُوَ خَيْرٌ لَّهٗ عِنْدَ رَبِّهٖ

اور جو کوئی اللہ کی حرمتوں کی تعظیم کرے تو اس کیلئے اس کے رب کے پاس بہتری ہے۔(۲)

تقویٰ کے سات مراتب:

اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان رحمۃ اللہ علیہ کے فرمان کے مطابق تقویٰ کے سات مراتب ہیں: (۱) کفر سے بچنا۔ (۲) بدمذہبی سے بچنا۔ (۳) کبیرہ گناہ سے بچنا۔ (۴) صغیرہ گناہ سے بچنا۔ (۵) شبہات سے پرہیز کرنا۔ (۶) نفسانی خواہشات سے بچنا۔ (۷) اللہ تعالیٰ سے دور لے جانے والی ہر چیز کی طرف توجہ کرنے سے بچنا، اور قرآن عظیم ان ساتوں مرتبوں کی طرف ہدایت دینے والا ہے۔(۳)

---

(۱) سورۃ الحج، آیت ۳۲ (۲) سورۃ الحج، آیت: ۳۰

(۳) خزائن العرفان، البقرۃ تحت الآیۃ: ۲

تقویٰ کہاں ہوتا ہے:

حضرت سیدنا ابوبکر کتانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں کہ میں نے خواب میں ایک ایسا نوجوان دیکھا جس سے زیادہ خوبصورت کسی کو نہ دیکھا تھا۔ میں نے اس سے پوچھا: تو کون ہے؟ تو اس نے جواب دیا: میں تقویٰ ہوں۔ میں نے اس سے استفسار کیا: تو کہاں رہتا ہے؟ تو اس نے بتایا: ہر غمگین رونے والے کے دل میں۔(۱)

تقویٰ کا سب سے بڑا فائدہ:

ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

وَلَوْ اَنَّ اَهْلَ الْكِتٰبِ اٰمَنُوْا وَاتَّقَوْا لَكَفَّرْنَا عَنْهُمْ سَیِّاٰتِهِمْ وَلَاَدْخَلْنٰهُمْ جَنّٰتِ النَّعِیْمِ ۝

اور اگر کتاب والے ایمان لاتے اور پرہیزگاری کرتے تو ضرور ہم ان کے گناہ اتار دیتے اور ضرور انہیں چین کے باغوں میں لے جاتے۔(۲)

یعنی ایمان کے بعد تقویٰ و پرہیزگاری اختیار کرنا گناہوں کو مٹا دیتا ہے اور دخولِ جنّت کا سبب ہے۔

اللہ تعالیٰ کے نزدیک پرہیزگار کون ہیں؟

☆ اللہ تعالیٰ کے نزدیک پرہیزگار صرف وہ لوگ ہیں: جو اللہ اور قیامت اور فرشتوں اور کتاب اور پیغمبروں پر ایمان لائے ہیں۔

☆ اور اللہ کی محبت میں اپنا عزیز مال اپنے رشتہ داروں اور یتیموں اور مسکینوں اور

---

(۱) الروض الفائق فی المواعظ الرقائق، (حکایتیں ونصیحتیں) ص ۱۳۲

(۲) سورۃ المائدۃ آیت: ۶۵

راہ گیروں اور سائلوں کو اور غلاموں کو آزاد کرانے میں خرچ کرتے ہیں۔

☆ نماز قائم رکھتے ہیں اور زکوٰۃ دیتے ہیں اور اپنا قول (عہد وعدہ) پورا کرتے ہیں اور مصیبت اور سختی میں صبر کرتے ہیں اگرچہ جہاد کا موقع ہو۔

☆ انہیں لوگوں کے بارے میں ارشاد فرمایا گیا کہ

أُولَٰئِكَ هُمُ الْمُتَّقُونَ

اور یہی لوگ متقی (پرہیزگار) ہیں۔(۱)

متقین کی چند بڑی صفات:

☆ اللہ اور رسول ﷺ پر ایمان لانا۔
☆ شرک سے بچنا۔
☆ نماز قائم کرنا۔
☆ فی سبیل اللہ خرچ کرنا۔
☆ قرآن مجید پر ایمان لانا۔
☆ کتب سابقہ پر ایمان لانا۔
☆ آخرت کا یقین رکھنا۔
☆ اپنے عہد کو پورا کرنا۔
☆ حرام اشیاء سے بچنا۔
☆ اللہ اور رسول ﷺ کی اطاعت کرنا۔
☆ شریعت پر عمل کرنا۔
☆ غصہ دبالینا۔
☆ معاف کرنا۔
☆ رحمت کی امید رکھنا۔
☆ شیطانی وسوسہ کے وقت اللہ کے عذاب اور ثواب، وعدہ اور وعید پر نظر رکھنا۔
☆ ادنیٰ سے ادنیٰ خطا پر بھی توبہ واستغفار کرنا اور اللہ کی طرف رجوع کرنا۔

حضرت حسن بصری رحمہ اللہ فرماتے ہیں: متقی وہ لوگ ہیں، جو اللہ کی حرام کردہ اشیاء

(۱) سورۃ البقرۃ، آیت: ۱۷۷

سے پرہیز کرتے اور اس کی فرض کردہ اشیاء کو بجالاتے ہیں۔

{تقویٰ کے حصول والے افعال واعمال}

عبادت الٰہی حصولِ تقویٰ کا بہترین ذریعہ ہے:

ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

يَاأَيُّهَا النَّاسُ اعْبُدُوا رَبَّكُمُ الَّذِي خَلَقَكُمْ وَالَّذِينَ مِن قَبْلِكُمْ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُونَ ۝

اے لوگو! اپنے رب کی عبادت کرو جس نے تمہیں اور تم سے اگلوں کو پیدا کیا یہ امید کرتے ہوئے کہ تمہیں پرہیزگاری ملے۔(۱)

کتاب اللہ کو تھامے رکھنا حصولِ تقویٰ کا ذریعہ ہے:

ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

خُذُوا مَا آتَيْنَاكُم بِقُوَّةٍ وَاذْكُرُوا مَا فِيهِ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُونَ ۝

لو جو کچھ ہم تم کو دیتے ہیں زور سے اور اس کے مضمون یاد کرو اس امید پر کہ تمہیں پرہیزگاری ملے۔(۲)

روزے رکھنا حصولِ تقویٰ کا ذریعہ ہے:

ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

يَاأَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا كُتِبَ عَلَيْكُمُ الصِّيَامُ كَمَا
كُتِبَ عَلَى الَّذِينَ مِن قَبْلِكُمْ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُونَ ۝

---

(۱) سورۃ البقرۃ آیت: ۲۱ (۲) سورۃ البقرۃ آیت: ۹۳

اے ایمان والو! تم پر روزے فرض کیے گئے جیسے اگلوں پر فرض
ہوئے تھے کہ کہیں تمہیں پرہیز گاری ملے۔(۱)

حدودُ اللہ کی حفاظت حصولِ تقویٰ کا ذریعہ ہے:

ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

تِلْكَ حُدُوْدُ اللّٰهِ فَلَا تَقْرَبُوْهَا كَذٰلِكَ يُبَيِّنُ اللّٰهُ اٰيٰتِهٖ لِلنَّاسِ لَعَلَّهُمْ يَتَّقُوْنَ○

یہ اللہ کی حدیں ہیں ان کے پاس نہ جاؤ اللہ یوں ہی بیان کرتا ہے
لوگوں سے اپنی آیتیں کہ کہیں انہیں پرہیز گاری ملے۔(۲)

حُدود (حَد) کی جمع ہے اور حد کے اصل معنی ہیں ممنوع یا حائل۔ قرآن مجید میں حُدود مختلف معنیٰ میں استعمال ہوا ہے مگر ہر جگہ حدود کا اطلاق اصل معنیٰ (ممنوع وحائل) ہی کے اعتبار سے ہوا ہے۔ جیسے تین طلاقوں کا مقرر ہونا، حقوقِ یتامیٰ، وصیت اور میراث وغیرہ کے مسائل کو حُدود اللہ سے تعبیر فرمایا گیا اور ان کی حفاظت و پاسداری کا حکم ارشاد فرمایا اور ان حدود کو توڑنے پر جہنم کی وعید سنائی گئی ہے۔

حُدودُ اللہ کی چند مثالیں:

☆ رمضان کی راتوں میں زوجہ سے قُربت حلال اور روزے کی حالت میں زوجہ سے قُربت حرام ہے۔ ان کو حدودُ اللہ قرار دیا گیا ہے۔ اسی طرح!

☆ اعتکاف میں زوجہ سے قُربت حرام اور حدودُ اللہ میں شامل ہے۔

☆ سحری و افطاری کے اوقات حدودُ اللہ میں شامل ہیں۔

---

(۱) سورۃ البقرۃ، آیت: ۱۸۳ (۲) سورۃ البقرۃ، آیت: ۱۸۷

☆ طلاق وخلع، رجعت وعدت کے مسائل اور احکام حدود اللہ میں شامل ہیں۔

☆ تین طلاق کے بعد شوہرِ اوّل کے لیے حلالہ حدود اللہ میں شامل ہے۔

☆ مالِ وراثت میں اللہ تعالیٰ کے مقررہ حصّوں کا بیان حدود اللہ میں شامل ہے۔

☆ ظہار (زوجہ کو محرمات سے تشبیہ دینے) کے احکام حدود اللہ میں شامل ہیں۔

عہد، وعدہ وفا کرنا، حصولِ تقویٰ کا ذریعہ ہے:

ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

بَلٰى مَنْ اَوْفٰى بِعَهْدِهٖ وَاتَّقٰى فَاِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الْمُتَّقِيْنَ ۝

ہاں، کیوں نہیں، جس نے اپنا عہد پورا کیا اور پرہیزگاری کی اور بے شک اللہ پرہیزگاروں کو پسند فرماتا ہے۔(۱)

نیکی و پرہیزگاری، حصولِ تقویٰ کا ذریعہ ہے:

ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

وَاِنْ تُصْلِحُوْا وَتَتَّقُوْا فَاِنَّ اللّٰهَ كَانَ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا ۝

اور اگر تم نیکی و پرہیزگاری کرو تو بے شک اللہ بخشنے والا مہربان ہے۔(۲)

عدل وانصاف، حصولِ تقویٰ کا ذریعہ ہے:

ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

اِعْدِلُوْا هُوَ اَقْرَبُ لِلتَّقْوٰى ط

---

(۱) سورۃ آلِ عمران، آیت: ۷۶

(۲) سورۃ النساء، آیت: ۱۲۹

انصاف کرو، وہ پرہیزگاری سے زیادہ قریب ہے(۱)

صراطِ مستقیم پر چلنا، حصولِ تقویٰ کا ذریعہ ہے:

ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

وَاَنَّ هٰذَا صِرَاطِیْ مُسْتَقِیْمًا فَاتَّبِعُوْهُ وَلَا تَتَّبِعُوا السُّبُلَ فَتَفَرَّقَ بِكُمْ عَنْ سَبِیْلِهٖ ذٰلِكُمْ وَصّٰىكُمْ بِهٖ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُوْنَ○

اور یہ کہ یہ ہے میرا سیدھا راستہ تو اس پر چلو اور، اور راہیں نہ چلو کہ تمہیں اس کی راہ سے جدا کر دیں گی یہ تمہیں حکم فرمایا کہ کہیں تمہیں پرہیزگاری ملے۔(۲)

راہِ ہدایت، حصولِ تقویٰ کا ذریعہ ہے:

ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

وَالَّذِیْنَ اهْتَدَوْا زَادَهُمْ هُدًى وَّاٰتٰىهُمْ تَقْوٰىهُمْ

اور جنہوں نے ہدایت پائی اللہ نے ان کی ہدایت اور زیادہ فرمائی اور ان کی پرہیزگاری انہیں عطا فرمائی۔(۳)

تقویٰ، کامیابی کی چابی ہے:

یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَقُوْلُوْا قَوْلًا سَدِیْدًا یُّصْلِحْ لَكُمْ اَعْمَالَكُمْ وَیَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوْبَكُمْ وَمَنْ یُّطِعِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ فَقَدْ فَازَ فَوْزًا عَظِیْمًا○

اے ایمان والو! اللہ سے ڈرو اور سیدھی بات کہا کرو۔ اللہ تمہارے اعمال تمہارے لیے

---

(۱) سورۃ المائدۃ، آیت: ۸ (۲) سورۃ الانعام، آیت: ۱۵۳

(۳) سورۃ محمد، آیت: ۱۷

سنوار دے گا اور تمہارے گناہ بخش دے گا اور جو اللہ اور اس کے رسول کی فرمانبرداری کرے اس نے بڑی کامیابی پائی۔(۱)

تین چیزوں سے رُک جانا تقویٰ کے خلاف ہے:

تین چیزوں احسان، پرہیزگاری اور صلح سے رُک جانا تقویٰ کے خلاف ہے۔ ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

وَلَا تَجْعَلُوا اللّٰهَ عُرْضَةً لِّاَيْمَانِكُمْ اَنْ تَبَرُّوْا وَتَتَّقُوْا وَتُصْلِحُوْا بَيْنَ النَّاسِ ؕ وَاللّٰهُ سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ ○

اور اللہ کو اپنی قسموں کا نشانہ نہ بنالو کہ احسان اور پرہیزگاری اور لوگوں میں صلح کرنے کی قسم کھالو اور اللہ سنتا جانتا ہے۔(۲)

لہٰذا بندے کو چاہیے کہ ان تین کاموں (احسان، پرہیزگاری، صلح) سے اعراض نہ کرے۔ حضرت عبداللہ بن رواحہ رضی اللہ عنہ نے اپنے بہنوئی نعمان بن بشیر کے گھر جانے اور ان سے کلام کرنے اور ان کے خصوم کے ساتھ ان کی صلح کرانے سے قسم کھالی تھی جب اس کے متعلق ان سے کہا جاتا تھا تو کہہ دیتے تھے کہ میں قسم کھاچکا ہوں اس لئے یہ کام کر ہی نہیں سکتا اس باب میں یہ آیت نازل ہوئی اور نیک کام کرنے سے قسم کھالینے کی ممانعت فرمائی گئی۔

رسول اکرم ﷺ نے فرمایا: جس شخص نے کسی امر پر قسم کھالی پھر معلوم ہوا کہ خیر اور بہتری اس کے خلاف میں ہے تو چاہیے کہ اس امر خیر کو کرے اور قسم کا کفارہ دے۔(۳)

---

(۱) سورۃ الاحزاب، آیت: ۷۰، ۷۱ (۲) سورۃ البقرۃ، آیت: ۲۲۴

(۳) تفسیر خزائن العرفان، سورۃ البقرۃ، تحت الآیۃ: ۲۲۴

کافروں سے دوستی تقویٰ کے خلاف ہے:

ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

لَا یَتَّخِذِ الْمُؤْمِنُوْنَ الْكٰفِرِیْنَ اَوْلِیَآءَ مِنْ دُوْنِ الْمُؤْمِنِیْنَ ۚ وَمَنْ یَّفْعَلْ ذٰلِكَ فَلَیْسَ مِنَ اللّٰهِ فِیْ شَیْءٍ اِلَّاۤ اَنْ تَتَّقُوْا مِنْهُمْ تُقٰىةً ؕ وَیُحَذِّرُكُمُ اللّٰهُ نَفْسَهٗ ؕ وَاِلَى اللّٰهِ الْمَصِیْرُ ۝

مسلمان کافروں کو اپنا دوست نہ بنالیں مسلمانوں کے سوا اور جو ایسا کرے گا اُسے اللہ سے کچھ علاقہ نہ رہا مگر یہ کہ تم ان سے کچھ ڈرو اور اللہ تمہیں اپنے غضب سے ڈراتا ہے اور اللہ ہی کی طرف پھرنا ہے۔(۱)

حضرت عبادہ ابنِ صامت رضی اللہ عنہ نے جنگِ احزاب کے دن سید عالم ﷺ سے عرض کیا کہ میرے ساتھ پانچ سو یہودی ہیں جو میرے حلیف ہیں، میری رائے ہے کہ میں دشمن کے مقابل ان سے مدد حاصل کروں، اس پر یہ آیت کریمہ نازل ہوئی اور کافروں کو دوست اور مددگار بنانے کی ممانعت فرمائی گئی۔

معلوم ہوا کہ کفار سے دوستی و محبت ممنوع و حرام ہے، انھیں راز دار بنانا، اُن سے موالات (باہمی اتحاد و دوستی) کرنا ناجائز ہے اگر جان یا مال کا خوف ہو تو ایسے وقت صرف ظاہری برتاؤ جائز ہے۔(۲)

دشمن سے مقابلہ صبر و تقویٰ کے بغیر ممکن نہیں:

ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

---

(۱) سورۂ آلِ عمران، آیت ۲۸ (۲) خزائن العرفان، آلِ عمران، تحت الآیۃ: ۲۸

وَاِنْ تَصْبِرُوْا وَتَتَّقُوْا لَا يَضُرُّكُمْ كَيْدُهُمْ شَيْـًٔا ۝

اور اگر تم صبر اور پرہیزگاری کیے رہو تو ان کا داؤں تمہارا کچھ نہ بگاڑے گا (۱)

اس آیت سے معلوم ہوا کہ دشمن کے مقابلے میں صبر و تقویٰ کام آتا ہے۔ مؤمنین نے روز بدر صبر و تقویٰ سے کام لیا اللہ تعالیٰ نے حسب وعدہ پانچ ہزار فرشتوں کی مدد بھیجی اور مسلمانوں کو فتح اور کافروں کو شکست ہوئی۔

وَاِنْ تُؤْمِنُوْا وَتَتَّقُوْا فَلَكُمْ اَجْرٌ عَظِيْمٌ ۝

اگر (اللہ اور رسول پر) ایمان لاؤ اور پرہیزگاری کرو تو تمہارے لئے بڑا ثواب ہے (۲)

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

وَاِنْ تَصْبِرُوْا وَتَتَّقُوْا فَاِنَّ ذٰلِكَ مِنْ عَزْمِ الْاُمُوْرِ ۝

اور اگر تم صبر کرو اور بچتے رہو تو یہ بڑی ہمت کا کام ہے۔ (۳)

بھلائی و تقویٰ میں مدد کا حکم:

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

وَتَعَاوَنُوْا عَلَى الْبِرِّ وَالتَّقْوٰى ۪

نیکی اور پرہیزگاری پر ایک دوسرے کی مدد کرو۔ (۴)

تقویٰ لالچ سے بچاتا ہے:

تقویٰ وہ جوہر ہے جو بندے کو لالچ سے بچاتا ہے، اس لیے متقی آدمی لالچی نہیں

(۱) سورۃ آل عمران، آیت: ۱۲۰

(۲) سورۃ آل عمران، آیت: ۱۷۹

(۳) سورۃ آل عمران، آیت: ۱۸۶

(۴) سورۃ المائدۃ، آیت: ۲

ہو سکتا اور جو لالچی ہو گا وہ متقی و پرہیزگار نہیں ہو سکتا۔ ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

وَاُحْضِرَتِ الْاَنْفُسُ الشُّحَّ ۭ وَاِنْ تُحْسِنُوْا وَتَتَّقُوْا فَاِنَّ اللّٰهَ كَانَ بِمَا تَعْمَلُوْنَ خَبِيْرًا۝۱۲۸

اور دل لالچ کے پھندے میں ہیں اور اگر تم نیکی اور پرہیزگاری

کرو تو اللہ کو تمہارے کاموں کی خبر ہے۔(۱)

کتاب اللہ کی پیروی اور تقویٰ حصولِ رحمت کا ذریعہ ہے:

ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

وَهٰذَا كِتٰبٌ اَنْزَلْنٰهُ مُبٰرَكٌ فَاتَّبِعُوْهُ وَاتَّقُوْا لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُوْنَ۝

اور یہ برکت والی کتاب ہم نے اتاری تو اس کی پیروی کرو اور پرہیزگاری کرو کہ تم پر رحم ہو(۲)

ادبِ مصطفی ﷺ ہی حقیقت میں حصولِ تقویٰ کا ذریعہ ہے:

ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

اِنَّ الَّذِيْنَ يَغُضُّوْنَ اَصْوَاتَهُمْ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ اُولٰۗىِٕكَ الَّذِيْنَ

امْتَحَنَ اللّٰهُ قُلُوْبَهُمْ لِلتَّقْوٰى ۭ لَهُمْ مَّغْفِرَةٌ وَّاَجْرٌ عَظِيْمٌ۝

بے شک وہ جو اپنی آوازیں پست کرتے ہیں رسول اللہ کے پاس، وہ ہیں جن کا دل

اللہ نے پرہیزگاری کے لئے پرکھ لیا ہے ان کے لئے بخشش اور بڑا ثواب ہے۔(۳)

تقویٰ کے سبب بخشش:

مذکورہ آیت میں اللہ تعالیٰ نے آدابِ بارگاہِ نبوی ﷺ کا لحاظ کرنے والے مومنوں کو

---

(۱) سورۃ النساء، آیت:۱۲۸ (۲) سورۃ الانعام، آیت:۱۵۵

(۳) سورۃ الحجرات، آیت:۳

متقی فرمایا اور ان کے لیے بخشش اور ثواب کی بشارت سنائی۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، حضور پُر نور ﷺ نے ارشاد فرمایا: تمہارا رب عزوجل ارشاد فرماتا ہے: اس بات کا مستحق میں ہی ہوں کہ مجھ سے ڈرا جائے اور جو مجھ سے ڈرے گا تو میری شان یہ ہے کہ میں اسے بخش دوں۔(۱)

ایمان وتقویٰ دنیا وآخرت میں خوشخبری (بشارتِ عاجلہ) کا باعث ہیں:

ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

اَلَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَكَانُوْا یَتَّقُوْنَ ؕ لَهُمُ الْبُشْرٰى فِی الْحَیٰوةِ الدُّنْیَا وَ فِی الْاٰخِرَةِ ؕ

وہ جو ایمان لائے اور پرہیزگاری کرتے ہیں انہیں خوشخبری ہے
دنیا کی زندگی میں اور آخرت میں (۲)

بشارتِ عاجلہ سے مراد:

بعض مفسرین کرام نے فرمایا: یہاں خوشخبری سے مراد (بشارتِ عاجلہ) یعنی دنیا کی نیک نامی بھی ہے۔ جیسا کہ مسلم شریف کی حدیث میں ہے کہ سید عالم ﷺ سے عرض کیا گیا اس شخص کے لئے کیا ارشاد فرماتے ہیں جو نیک عمل کرتا ہے اور لوگ اس کی تعریف کرتے ہیں، فرمایا: یہ مومن کے لئے بشارتِ عاجلہ ہے۔ عُلَماء فرماتے ہیں کہ یہ بشارتِ عاجلہ رضائے الٰہی اور اللہ کے محبت فرمانے اور خلق کے دل میں محبت ڈال دینے کی دلیل ہے جیسا کہ حدیث شریف میں آیا ہے کہ اس کو زمین میں مقبول کر دیا جاتا ہے۔ حضرت قتادہ نے فرمایا کہ ملائکہ

(۱) سنن دارمی، کتاب الرقاق، باب فی تقوی اللہ، ج ۲/ ۳۹۲، الحدیث: ۲۷۲۴

(۲) سورۂ یونس، آیت: ۶۳